

REGISTERED No A. 783
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH

لندن یونیورسٹی جلد ۱۴ نمبر ۳۳

جلد ۱۴ نمبر ۳۳

مضامین

بابت ۱۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

خلق خدا۔ خدا اور ملک

(ایم) اشاعت ۱۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

خیر مقدم

(نظم)

جمعیۃ اتفاق ملی

اے خوش آمدی بہادر!

آزاد خیال قوم اور ملک سے محبت رکھنے والو تمہاری نئی رہنمائی خوب ہے کہ تمہارے ہاتھ میں دل اور آنکھیں بھی اپنی طرف کھینچ لیں۔ دوستی کا دعوی کرتا ہے مبارک ہو تمہیں!

امیر حبیب اللہ کو اس لئے کہ چمن بہار میں سرسبز رہنا ہے کہ کان کے پردے خشک کی طرح پھیل گئے اس طرح کہ ایسی تو ابھر گئی ہے کہ نکالے نہیں نکلتی۔ اتنے میں ایک آیا ایسا مذہب پیدا ہوا جو کسی بات پر قرآن کا نام ادب قاعدے کے ساتھ لیتا اور خدا کے اس فرمان کی تعمیل کرتا ہے۔

ولا تنابزوا بالالقاب

وکسی کا برا نام نہ رکھو

تمہارا آنا اہل ہند کو بھی مبارک ہو کیونکہ اس لئے کہ ان کے بہت سے سلاطین ہندوستان کے خادمین تھے۔ کا خدا دہ بلند پایہ جس طرح زندہ سے لکھنے کو تحکیمیں دیئے گئے سرتاج بن جاتے ہیں۔ آج تمہارے اور عجم کے جلیل القدر لوگ ہم سے محروم کر دیتے ہیں اسی طرح دل کی گرفت بتاتے ہیں۔

تمہارے آنے سے اتنا ضرور ہوگا کہ وہ کانوں کی تو بہ کان سن لیں گے سچ پوچھئے تو تمہارے آنے سے آسانی کر دی ہے۔ افغانستان پر ہم نظر کر سکتے ہیں۔

ہم نے ذہنی رجحانات اور طبیعت کی رعایت کی ہے کہ آج کسی کا بھی نہ خدمت اسلام کی ہے اسلام بھی کرتا ہی نہیں کی لیکن ہم ہر بار پاتے ہیں ہے۔ بہادر وہ کل قومیں ہیں جو اخلاص کا پیغام لاتی ہیں۔ جنگل کی مانند کرو رفتار نے مسلسل ختم کر دیا ہے۔ بادہ روحانی و اقدار کی ترویج اہل سپہ و شہید خدا جو شکست و بلال نیست بہادر بر ہمہ جہد۔ بہت خوار ہو کر گفت لا تقنطو اشتہار اور تکلیف جو حسن اپنے خواص میں رکھتے کہ اس الگ ہیں اب ہمارا رستہ نہ کیا ہے ہمارا بھی کہ خود خاں تھی از ہمہ نصیحت از دیا ہے خود مسلمان و نیز اعمال خاں آمد و گم خود مسلمان رفت خوب شد۔

زخم خونینم اگر بہ نخود بہ باشد
خنک آن قوم کہ بر لطف ارہم بدہد

آباد و ظلم ہمہ شد از رفتن سے مدد ملکہ کہ ہم کشش ہما برآئین نیز ہی باشند قسم اسے جب رسانیدن بہ خود بسر مبارک آقائے چند رہ بت مگر۔

نادر خاں ہم زیرک ست کہ بجائے خود نقش جہاں زدہ شکست است و یاد ہمی گرد تو تقدیر ما دیرینہ مرکز ہم۔ حالا بیم وہم بہر کابل خط ابطال یکدم ہی رہتے اور طرز حکومت خواہم کرد حتی علی الصلاۃ حی علی الفلاح الی الصراط المستقیم آیا برائے آنان گروش زمانہ ما وہ لیکن گفتن مسلمانی است؟

بھلا کیسے تم اعتراض کرتے ہو کہ جب نادر شاہ کابل سے با نام و نشان زمانہ قدیم پیرس کی جانب تشریف لے گئے تو کامل بیکار تھے اسلئے کہ حکومت فرانس نے سارے گروہ بیکار بے روزگار آدمیوں سے بیگار لی تھی ہے اور نادر خاں تو بھی جنرل سے خاص احکام جلیا ہے ہی بیٹھے ہوئے کھول دیا۔ شراب اور سفر گوشت خوک وامانہ خوری کی پاک عبادت مسجد تک لانے لگے۔ ہمارے ہم کو کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ سب ہندی ہی کر رہے ہیں۔

مسجد کے نام پر ہیرا منڈی

(مولوی عبد الرحمن کسی اور کا لطیفہ)

قاضی رحیل ہیں نے جب اندر میرٹھ کی مسجد خیال دیکھی تو مسلمانوں کو قرض دار کر آب و مینا مسجد کی جانب کے پیچھے ایک حجرے میں تمام رضا کا اختلاط فرمایا اور دوسرے حجرے میں مینائے کا ذہر پھیلایا ہے

مسجد کے آس پاس خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ قبلہ حاجات چاہیے

مولوی کہتا ہے کہ پہلے مسجد کے مصالحہ میں کبھی ٹوٹا ان میں پڑا ایسا کام چلا کر باور خاں کیا پیر پیران کے داتا ہے بھی اب ہے کہ یہ حال ہو سے

دو در مسجد و منبر بہ یک سنم
دور مینا نہ کا بہی تقاضا ہے

ساتھ ہی محراب قبلہ میں رو گئے ہیں خدا دار اور ادب ذکر کی اس ذہنی نقش کے آگے کسی مولوی صاحب کی پیش نہ گئی کہ حدیث لا یتم الصلاۃ الا بحضور القلب دل کے حضور قلب پیدا نہیں ہوتی ہے کہ مراد قلب سے یا ہیئت کی قلب کی حضوری ہے یعنی قلب کو اپنے سے خیال کے حاضر کرنا ہے۔ بلاد مغرور کو کہ مسجد میں لیبد قاضی رحیل ہیں نے زندہ لیں تو سگرٹ بھی اور قریب اور مال جو کل کا سبزہ کا گوشت بیٹے نذر کیا جا ہے۔

اس کے علاوہ تہذیب اسلامی کے حد سے تجاوز حد میں ادب پر مانیں وضع ہو تے جاتے ہیں۔ یہ سب کر بیا در آگے مساجد واسطے بے خبر ہو رہے گئے ہے سنی شیعی پر تہذیب بود نظر اور ہم سب خوش کرنے کرتے جاتے ہیں۔ نقاب اور تخریج کے عسیر و دور کو نکال پس ہر چہ مسلمانان می کنند عین است تہذیب اعلاک اسلام قائم است بگردد مسلمانان نہ بر قرآن و حدیث دعا و مشق تفسیری قرآن کی مرمت بجا ہے سلسلے کی مذہبی عربی جاہل و بر مقامات کالے و کسی جاہل باشد ورنہ قرآن با مقامات خاص حکایات ہیں ہم زبانی نہ نماند پشت انداختہ و ستر و شرع ہمیں کند۔

جماعت اسلامیہ کا رسیلا مسلمان وانتہ۔

جو صاحب بنارسی عطار۔ یا عطر والوں کے دیس بھیج تو حافظ سیتا محمد رفیع جتیا باغ لکھنؤ کو ڈھونڈیں گے لکھو ۱۲ عدد ایک وقت روانہ ہوگا۔

خالص نیپالی مشک۔ عنبر۔ سلاجیت۔ مروارید۔ زعفران۔ زہر مہرہ۔ سانپ کی من پھنا و تیج بہادر نیپالی مشک مرچنٹ پھول والی گلی چوک لکھنؤ سے طلب کیجیے

بادشاہ غازی رشد شاہ اسلام [illegible] صاحب خان
خراج گزاری اسلام ہے [illegible] ایک
[illegible] ہے ہر ایک [illegible] گزشتہ [illegible]
بیگمات کی تعریف [illegible] امان اللہ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] وزیر ایک
خادم اسلام [illegible] ہے [illegible] انگلستان [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہے [illegible]
چارہ کار [illegible] ہے [illegible]

اس کے اول [illegible] کچھ [illegible]
تمہارے دوسرے مضمون کا عنوان ہے [illegible]
[illegible] کابل [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] اب [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہے
ایسے سلطان [illegible] کے حق میں [illegible] نہیں ہو سکتی۔
[illegible] نے [illegible] میں [illegible]
امیر حبیب اللہ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ہے اور [illegible]
نہیں۔ ایسے امور اس کی طرف منسوب کیے جاتے
ہیں جو کابل کی [illegible] پر قیاس [illegible]
میں [illegible] ہونے کے قابل ہیں۔ [illegible] کی جاہل
خلقت اُن کے وقوع پر بحث سے آشنا [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] گھروں [illegible]
امیروں کی دولت لوٹ لی۔ عزت داروں
کی لڑکیاں اور بیویاں [illegible] کر دیں۔ [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible]
حرام حلال کی تمیز اُٹھا دی۔ اب [illegible] سے
[illegible] ہے [illegible] ہو گیا [illegible]
کی جماعت سے [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] نہیں۔

ایسی ہی [illegible] جنرل [illegible] کے [illegible]
[illegible] کیجائی [illegible] کی [illegible]
ضرورت ہے۔ [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] عبد [illegible] خان
[illegible] کی [illegible] تھے [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] اللہ [illegible]
اس سلطنت میں [illegible] خان [illegible]
اب تھوڑی سی [illegible] بھی [illegible]
[illegible] رسول [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]

"اراجہ ہیں"



"اللہ کا دیا سر پہ"
دوسرے کی آمد
[illegible] تم [illegible] پہلے تھے
کپتان اب ہو وزیر"

بچہ سقا کی [illegible] میں [illegible] کرنے والا ہے [illegible]
[illegible] اس نے ہمارے نام
بھیجا ہے۔ ہم تو اب ہو گئے [illegible] اس میں کوئی شک
نہیں [illegible] ہندوستان [illegible] بھی [illegible]
میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔

برکت [illegible] اتفاق [illegible]
سلطان [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] امیر [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ایک [illegible]
[illegible] سے
آج جب ہم اسی [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہم سے [illegible]
کی زبان سے [illegible]
تمام [illegible] اور [illegible]
ہم [illegible] امیر حبیب اللہ [illegible]
ہے۔ [illegible] ہے۔ اور [illegible]
[illegible] ہے [illegible] نہیں ہے
اس کی [illegible] ہے [illegible]
نظام جمہوری سے [illegible] افغانستان [illegible]
بھی جمہوریت کی [illegible]
سے شروع ہو کر اصلی جمہوریت کی شکل میں [illegible]
حال ہے کہ [illegible] کے [illegible] جمہوریت کی [illegible]
[illegible] اور کابل کے [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] اسلامی [illegible]
[illegible] جمہوریت کا [illegible] اور اس
[illegible] کی [illegible] کابل [illegible]

تمہاری قیمت [illegible] ہے۔ تمہارے
[illegible] ابھی [illegible] ہیں
[illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] نہیں۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] میں
ہیں [illegible] الملک [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible] حبیب اللہ [illegible]
[illegible] افغانستان [illegible]
[illegible]

خیر مقدم (نمبر ۲)

آفتاب صداقت [illegible] پنجاب [illegible]
[illegible] پنجاب [illegible]

کس طرح اخباری کالموں سے نہیں [illegible] میں ایک نہیں [illegible] آفتاب صداقت [illegible] ہمارے [illegible] کے نام [illegible] ہے۔ انکی روش کوئی خاص نہیں۔ نہ انکی [illegible] میں کوئی غیر معمولی قسم ہے۔ اگر ایک ہی پالیسی کے متعدد روزنامہ پہنچ جائیں ایک ہی شہر میں [illegible] اپنی انفرادی قوت کی بجائے [illegible] چل دیں تو ہوا ہے یعنی جب پالیسی میں اختلاف نہیں تو ایک کمپنی بنا کر [illegible] سرمایہ [illegible] ہو جائے۔ اور اگر [illegible] کردیا ہے تو [illegible] ہی ہے جو [illegible] ہو۔ مات [illegible] میں کئی مرتبہ دیا سلائی جلانا پڑے گی اور اخباری حضرات چلتے ہوئے [illegible] ہی ہو گیا [illegible]

بہرحال یہ دونوں [illegible] صورت و سیرت میں اپنے دیگر معاصرین کے مانند ہیں۔ یعنی [illegible] لمبی چوڑی دو دو سطری سرخیاں لکھتے ہیں۔ ایک مختصر خبر کے [illegible] دس بارہ کالموں میں بانس [illegible] تو خانہ [illegible] ہو جائیں۔ کہیں [illegible] کی [illegible] سے مضمون جھانکتا ہے کہیں پھاٹک بنے ہوئے ہیں ان پھاٹکوں میں چھوٹے چھوٹے جھروکے ہیں۔ ایک جھروکے میں ناک دوسرے میں رخسار تیسرے میں لب ہو گئے ہیں ابرو یا [illegible] میں آنکھ ڈھونڈ پھر ان [illegible] کو جوڑئیے تو ایک عجیب [illegible] سالہ ختم نہیں ہو [illegible] کالم نمبر ۳ صفحہ ۲ کا [illegible] لگا ہے۔ اور جگہیں بقیہ مضمون [illegible] کی کثرت سے [illegible] خبر [illegible] لشکری ہو گئی۔ [illegible] کی سطح [illegible] میں گھستا ہے تو [illegible] قابل کسی کی [illegible] ہے۔ [illegible] رہتے ہیں کہ [illegible] اختیار کرلیں۔ [illegible]

[illegible] جاتا ہے اگر [illegible] جواب [illegible] کی صحت [illegible] ملکہ [illegible] عبارت میں کوئی [illegible] سوشت آ جاتا ہے [illegible] لے دیکھا ہے کہ [illegible] سے [illegible] حالت [illegible] کے قبل ہی شروع کر دو [illegible]

[illegible] مشہور [illegible] کرتا [illegible] پھر رہی تھی [illegible] مشہور [illegible] کا [illegible] ہے۔

اس [illegible] کی [illegible] بہت [illegible] ہے اگر یہی حال رہا [illegible] پنجاب کا [illegible] سے [illegible] کا [illegible] ہوئی زبان ہے اور [illegible] صحیح قرار دیا جائے گا [illegible] پنجاب کی [illegible] ہوئی زبان ہے۔

الغرض آفتاب صداقت میں بھی وہی [illegible] موجود ہیں جو پنجاب کے دوسرے جرائد میں ہیں۔ پابندی وقت کے ساتھ نکلتا ہے۔ ایک آنہ فی پرچہ قیمت ہے سالانہ قیمت نمبر ۲ و ۶ میں [illegible] نہیں لکھی ہے۔ [illegible] کی قیمت سالانہ [illegible] اور فی پرچہ ایک آنہ ہے۔

[illegible] کے دیکھیے زیادہ خبروں کا اچھا [illegible] ہو جاتا ہے ہم ان دونوں کی [illegible] کرتے ہیں۔

عرض حال

ہماری یہ عادت نہیں کہ مصیبت آتے ہی [illegible] جانے لگیں۔ سوار۔ بیداد۔ فریاد۔ مصیبت کوئی ایسی چیز ہے جسکے [illegible] کی خبر سے ہمارے [illegible] ہو جائیں اور [illegible] میں فرق آ جائے۔ اس [illegible] سال [illegible] کے ہمارے ساتھ دل لگی [illegible] کی۔ [illegible] ہوئی۔ مقدمے چلے۔ [illegible] ہوئی۔ بیماریوں نے آکر [illegible] کھیلی۔ [illegible] ہوا اور جو کچھ اب [illegible] نہیں آتا۔ البتہ مصیبت کے [illegible] کا اعلان ہم نے [illegible] کیا ہے۔ [illegible]

[illegible] ہو گئے ہیں ایک نظم [illegible] اور [illegible] تھی گئے [illegible] سن لیجیے۔

راوی کہتا ہے کہ [illegible] میں ایک حکیم [illegible] صاحب رہتے ہیں انھوں نے [illegible] کا ایک اشتہار [illegible] چھپوایا۔ [illegible] صاحب نے اپنی [illegible] سے [illegible] کا [illegible] اشتہار چھپ گیا [illegible] کے [illegible] سی آئی ڈی کی [illegible] میں [illegible] گیا [illegible] عبارت [illegible] سے [illegible] آگئی۔ [illegible] نہیں [illegible] ورنہ [illegible] سے [illegible] کس [illegible] کرتا [illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible] دفعہ ۲۹۲ کا [illegible] صاحب نے جو عبارت [illegible] دی تھی [illegible]

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انتخاب کی طرح [illegible] فرق [illegible]
کبھی نہیں [illegible] سکتا [illegible] منتقل [illegible]
نقل کی [illegible] آئے [illegible]
[illegible] ہماری [illegible] قابل [illegible]
تغیر نہ ہوتی۔

حضرات! آپ جانتے ہیں [illegible] غزل [illegible]
دنیائی زبانوں سے کسی کا پتا نہیں لیکن [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] اور ہم [illegible]
[illegible]
[illegible] ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ
خریداروں کی خریداری [illegible]
کی قرأت [illegible]
اور آئندہ نمبروں میں صحیح تاریخ کر دی جائے۔

ہم اپنے شہر کے روزنامہ [illegible] کے شکر گزار ہیں کہ
اُنھوں نے [illegible] کی [illegible] تفصیل کی [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
کے اپنے صفحات میں جگہ نہیں دی۔ اور [illegible] ساتھ
اپنے شہر کے [illegible]
بھی شکر گزار ہیں کہ [illegible] احسانات کے
[illegible] پیدا کی [illegible]
ساتھ ملزوم کے [illegible] سے نکال دیا۔

اثنائے [illegible] میں ایک نہایت دلچسپ کتاب
پیش ہوئی جو [illegible] کے یہاں سے تلاش کی گئی۔
اگر ہم یہ کتاب [illegible] دیکھتے [illegible]
کی [illegible]
مصنف صاحب نے ایک باب آداب [illegible]
میں بھی تحریر فرمایا ہے۔ [illegible] عنوان لکھتے ہیں
[illegible] ابتدا سے کلام [illegible]
اب اس [illegible]
دم کیا جائے کیسے کلام ہو سکتا ہے۔ غالب مرحوم
فرماتے ہیں ؎

بات [illegible] اور [illegible]
دعوت [illegible] اسلام کے

[illegible]
سے گل ہو گی [illegible]
لیکن وہ [illegible]
سے مطلع نہیں۔ ایک اور مطلع کہتا ہے ؎

بلا ساقی [illegible]
[illegible]

یہ خاورت اپنے [illegible] کے رو سے [illegible] طلب
کرتا ہے اور ساقی اس کا [illegible] ہے

کسی نے اور شعر [illegible] کی ہدایت کی ہے۔ [illegible]
میں [illegible] مصنف صاحب نے
اختیار کیا ہے۔ [illegible]
کی بیان کی ہوئی ایک حکایت [illegible]
[illegible] ایک دن [illegible] پاخانے کے پاس سے
[illegible] کی آواز [illegible] خیال ہوا کہ [illegible]
[illegible] ایسا نہیں [illegible]
[illegible]
ابھی [illegible] ہے۔ [illegible] کیا؟ [illegible]
ایسی [illegible] نہیں جانتیں کہ [illegible]
[illegible] ہے جسم [illegible] نہیں ہوتا۔ [illegible]
[illegible] لیتی ہو کہ نہیں۔؟

بوا نصیبن: خدا [illegible]
پلٹ آئیں [illegible] اس کتاب کا یہ باب [illegible] کے
[illegible] نہیں ہوئے۔

خاکسار اڈیٹر

مضامین غیر

ادب لطیف

رسالہ نیرنگ رام پور میں ایک صاحب دل
ایم اے کی [illegible]
دریا [illegible] کہیں [illegible] دل ہے
[illegible] آسمان دل ہے

اللہ سلامت رکھے اس ادب لطیف کو [illegible]
ترقی کر رہا ہے [illegible]
ہے کہ نہیں [illegible] جواب

[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو سکتا تھا کہ [illegible] کی [illegible] کہاں
فرماتے ہیں ؎

[illegible] آتش [illegible]
خاک ہو کر [illegible]

شعر کا [illegible]
کسی [illegible]
[illegible]
ایک پھول جلا اور خاک ہو کر جان دل کی [illegible]
بن گیا [illegible] دوسرا شعر ہے ؎

عشق سوز شعلۂ یک گل [illegible]
[illegible] جلوہ [illegible] گلستان دل ہوا

ردیف تو ایسی [illegible] ہے [illegible] بالکل [illegible]
ہے اب [illegible] جناب [illegible]
[illegible] اپنی غزل [illegible]
[illegible] ہوں ؎

[illegible]
[illegible] کرتے ہیں [illegible] سانپ کا

گل کے منہ کو آگ لگا دے [illegible]
دل کی خدمت لینے کے بعد [illegible] صاحب نے [illegible]
عشق کی [illegible] شعلۂ یک گل [illegible]
[illegible] پھول نہیں [illegible]
کے [illegible]
ہے اس نے لاکھوں جلوے [illegible] اور گلستان دل
ہو گیا۔ گلستان دل کی [illegible] مکان سے
باہر ہے اگر کوئی ایم اے مل گیا تو اس سے پوچھیں گے
تیسرا شعر ہے ؎



حضرت اب تک میں نے یہ بلی پالی اسکی ایذا ناگوار ہے اگر آپ نہیں مانتے تو خیر دم حاضر ہے دو چار بال اڑا لیجئے۔

جو صاحب پنساری عطار یا عطروالوں کے درست صحیح پتے حافظ سید محمد رفیع صاحب ...



گل صبحدم بگلزار آشفت و برگفت

با باد صبا حکایتے گفت و برگفت

بد عہدی دہر بیں کہ در چند ہی روز

سر برناورده غنچہ گردید بشگفت و برگفت

اگر آپ خواب میں بھی ان پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہیں تو عطر ساز سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ ہمارا کارخانہ ہے ... اصل خوشبو امارت

[illegible]
غلام کرشمہ بن [illegible]
کہیں آنکھیں تھیں حسن کی مضمون آفریں
کو پیکر ایک حسن تھا جہاں حسن سے کہیں
آنکھیں کہ ان کے ہیں گرو تھا عمل کرتا
جیل میں ہو گیا جہاں [illegible] جہاں اشک کا چمل
کلام ہے کوئی شک بجا ہو نہیں مطلع شد ہے
وہ تسلی لیکن کہیں ہے بھی بجھا دل کی یاد

آہ نیا برباد گلشن ظلم جان دل ہوا

دیکھا آپ نے وہ کہتے ہیں ستم ہے کہتے ہیں بہت اول کی یاد کس کرے گزرے ہیں تاک [illegible] سے بیچ میں ساہا خدا جانے کیوں ہے نیا برباد گلشن ظلم جان دل ہوا؟ خدا ان ادبی رسالوں کو جو میں چھپتے کی ہدایت ہو ہمارا ری نہ ہی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ ادبی رسالوں کے اڈیٹر ان جواہر کو اپنی بلا وجہ کیوں فرماتے ہیں۔ جو تنگ جاتے ہے کہیں بیان نہ ہو جائیں تو اور خرابی ہے بے وقت جو کوئی اڈیٹر صاحب کی جو پر شناسی یا سخن فہمی میں شبہ اداکرے۔ اگر آجکل ایسے ہی اشعار قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں تو وہ لوگ دشمن عقل ہیں جو بامعنی شعر کہتے ہیں ؎

ظلم اور جہاں کا تقاضا ہے کہ تم بھی کچھ کہہ ڈالو۔

جو کہ مستی خلق اور پیمان دل ہوا
شاخ شلغ مرجھا گئی گل دل ہوا
آخر زیرہ سو تم مشتاق دل ہوا
دل راسے تو کہیں بہستان دل ہوا
گل گلشن آخر کی ساتی دل ہوا
بحث تھی پنج جیسی بیج ساقی بر غزل
دے بیٹھی کہ آتا ہے کہ بھلا
آخر پیر ساقی بجھتیا اور بہ ل
قدر آتش گیا [illegible] اور چھیل
خاک ہو کر صرف تعمیر جان دل ہوا
غفلت خون مقتول ہے گیسا ادب
وہ ست رہ وہ شامی ہو گئی جو نہ خط
گر گئی وہ ہو کر سعادت گلشن جو

سینہ میں ہے گل اپنی نکہت نہیں [illegible]
صد ہزار حسرتیں چمن گلستان دل لیے

وہ دیکھا جب مال سے نہ پھولوں کے سیں
اور بیتیوں کلاغ ہیں ازل سے تجلیں
بس عمر آفات کے مستانے بصد میاں ہیں
شر لیو خضر یاد حسن ہے تا کہیں ہیں
قطرہ مرہم عیش بیکران دل ہوا
کیا کرے کوئی کرے سے بیچ لے تسلیم یاد
پھر ہوا شوق تعلق مائل کوئی دل مصور
بیکس ہیں جو حسن تم گزری ہی تھی کی یاد
حاصلی لیکن کہیں ہے ہی تجلی کی یاد

آہ اپنا برباد گلشن ظلم جان دل ہوا

بھلا بیٹر کیا یہ ضروری ہے کہ تم ساری دنیا کا کرشمہ کا بیٹ کے اپنی دکان میں رکھو۔ نقصان سے کر کریں ادبی خدمت تمہارے رسالے نے انجام دی ہے؟ وہ کہ جناب شاعر یہ وضیری ہی جب ایم اے بھی ہیں تو کیا ہو یہ ضروری ہوا کہ ایم اے اس کا طبعی تعلق رکھتا ہے کچھ وہ تم قبول کرو۔ کیا وہ اس کے باوجود دشمنی نہیں۔ تم اس کا نام لے کے یہ جو بیچا کر کے کیا ستم کرو تعلیف دہ ہے؟ کہیں اچھا بھلا کاغذ ضیاع ناس کرتے ہے۔ اچھی یہ بہی سادہ بیچ بات کو ترکا م آئے۔ دیکھ لینا حشر کے دن کا غذ کے دم دستگیر ہونگے جہاں صاحب لوگوں کی شکایت کریگے کہ ہم سے بیجا کام لیا سو وہاں تمہاری بھی زبان کرینگے کہ وہ بھی مصرف میں ہوئے۔

راقم

خاکسار ادبار

مسٹر پنچ کی نوٹ بک

ڈاکٹر ڈبلیو بادیں

ایک طویل مضمون ہمارے کرم فرما ظفر الملک صاحب نے ہم سے محرم میں تحریر فرمایا ہے۔ واقعہ یہ ہوا کہ حکیم محمد شفیع صاحب نے ستمبر میں ایک مضمون لکھا تھا جناب ہر شکری صاحب بی اے نے اس مضمون کے متعلق

ایک خواب دیکھا اس خواب کی بابت جناب شفیع حکیم صاحب کی ذرہ داشت ہمارا دور کرو ہے۔ حکیم صاحب کا مضمون دیکھا ہم نیز مرزا صاحب مرحوم کا خواب۔ اختر وفات کے پاس ہیں ایک صاحب ایک استفسار کے بعد معاملہ کی تحریر ہی کر گئے ہم نے کہہ دیا اس عنوان کی جن سے حق صاحب کو اسم گرامی معلوم تھا حضرت علیہ کا حال بھی پنج ۱۱ الناظر کو سنا کر گیا تھا اور اسی کا۔ اگر وہ دونوں بزرگوں کا نام معلوم ہو تا تو خا ہم اس بیان کو کی بنا پر جو ہیں ان دونوں سے حاصل ہے اس نقل ہونے کو درگذر دیجئے۔

....

....

افسوس ہے کہ مضمون ہم کے مطالعہ سے ہمارے علم میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی یہ ہماری بد قسمتی ہے یا خیالی کہ جناب ظفر الملک ہمارا گرم اہل زبان کے تعلیمی صحبت سے زیادہ متمتع نہیں ہوئے۔ تا ہم افسوس نے حال سکے انتخاب ہلاوں کے ہزاروں مضمون دیکھ ڈالے ہیں یہ مطالب ہی دلیل کمال ہے۔ مضمون مذکور میں صرف چند محاوروں پر ملاحظہ کی گئی ہے بیجا تطویل سے نفرت ہے لہذا مختصر جواب دیتے ہیں۔ اس لیے کہ جناب ظفر الملک نے ہم کو بھی مخاطب کی عزت عنایت کی ہے۔

(۱) ہم رنگ کیا ہے کے متعلق استفسار میں ایک رفت لکھا ہوا تھا کہ یہ کاتب کی غلطی ہے بہ یک سو کو نقل کے وقت یہ عبارت رہ گئی ہو ورنہ ہم الہام کے معنی نہیں ہم رنگ کریا شعر کی ہے یہ لوسنا نہیں گیا اور چارہ و تدبیر کرنے کے معنی میں مرزا غالب فرماتے ہیں کہ اردو فارسی محاورہ کا ترجمہ ہے ؎

عاشق ہم صبر طلب اور تمنا بیتاب
دل کا کیا رنگ کروں خون جگر ہونے تک

کوئی وجہ نہیں کہ جناب کاتب صاحب کی غلطی تسلیم نہ کی جائے۔ جیسے ایسی غلطی کوئی اہل زبان برداشت کر سکتا

(۲) ہو ہم کے بارے میں اب بھی کوئی اعتراض نہیں بجا استعمال ہوا ہے۔

(۳) خود رفتہ یعنی بے ہوش خود رفتہ غلط العام ہے

[illegible]

ہوں گے۔

الغرض جب کسی زبان سے دوسری زبان میں الفاظ چلے جاتے ہیں تو وہ اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہتے تبدیل معنی۔ تبدیل ترتیب۔ تبدیل حرکت۔ تبدیل حروف۔ زیادت حروف۔ زیادت حرکت۔ تخفیف حروف۔ نقصان حرکت۔ تبدیل جنس۔ تبدیل صیغہ وغیرہ کی تمام صورتیں [illegible] ہیں۔ [illegible] تصرفات یکساں ہے اور [illegible] یکساں۔

(۳) آنکھیں آنسوؤں سے [illegible] معروف ہے نہیں [illegible] کہ آنسوؤں سے [illegible] ہے۔ وہ [illegible] اس محاورے کو ساقط الاعتبار اور [illegible] کی زبان سے خارج قرار دیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں۔ میر صاحب کے [illegible] ہو ہے دیوان [illegible] میں دیکھ لیجیے

[illegible] آنکھیں آنسو [illegible] ہے
[illegible] جوں شبنم رہے

[illegible] آنکھیں آنسوؤں سے [illegible] ہیں [illegible] میں [illegible] اگر [illegible] زبان کے [illegible] صاحب [illegible] ہیں [illegible] حضرت [illegible] سالک [illegible] حضرت [illegible] [illegible] نہیں [illegible] جناب [illegible] ہم اس [illegible] ہیں نہیں [illegible] حضرت [illegible] کے بارے میں [illegible] ہے [illegible] جب [illegible] حضرت [illegible] صاحب کتب میں [illegible] کرتے ہوں گے۔ [illegible]

[illegible]

شیخ چلی کی بربادی [illegible] کی غم

نقل ہے کہ حضرت شیخ چلی علیہ الرحمہ [illegible] بعد [illegible] صاحب [illegible]

شیخ ہے

کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتواں کی
رگ رگ میں [illegible]

[illegible] جانی پھر اگر [illegible] ہیں اور [illegible] کی [illegible] ہے

دوست: کیا تمہاری شادی ہوئی تھی؟

شیخ: ہاں [illegible] کی [illegible] ہے

[illegible]
[illegible]

دوست: [illegible] ہو گئی؟

شیخ: ہاں ایک [illegible] اللہ [illegible] ہے۔ [illegible] اچھا۔ اس نے [illegible] دکھائی۔ پھر [illegible] کے بعد [illegible] ہو گیا۔ اب [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] سے [illegible] نہیں۔ [illegible] اب [illegible] نہیں [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

بعد [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

المختصرات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ (۵ر)

دستکاری کی اکسیر دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ (۵ر)

سفید بال جڑ سے کالا

اگر آپ کے سفید بال [illegible] دام [illegible]

کالا سے گورا — [illegible] دام [illegible]

خونی و بادی بواسیر — [illegible] دام پانچ روپیہ

بجلی کی گولی — [illegible] دام [illegible]

طاقت کی دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ (۵ر)

پتہ: جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی سمری - دربھنگہ

آپ کے معدہ کی تکلیف تبھی تک ہے

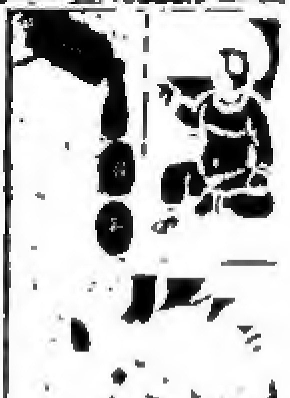
[illegible]

دیوفا شتری جام نگر کاٹھیاواڑ

[illegible]

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کرینگے

[illegible]



بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible]

داد کو جڑ سے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

دادگج کیسری — [illegible]

ملنے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا یو - پی

مجلد اودھ پنچ سنہ ۱۹۲۸-۲۹ء

[illegible]

قیمت [illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ